یہ دنیا دار الاسباب ہے لہذا مناسب اسباب اختیار کرکے اللہ پر توکل کرو

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ، أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ، وَحَثَّ عِبَادَهُ عَلَى الْأَخْذِ بِالْأَسْبَابِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:**(وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لاَ يُظْلَمُونَ)**[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے اس دنیا کو دار الاسباب بنایا ہے عام حالات میں یہاں کامیابی کیلئے آدمی کو مثبت اور مناسب سبب اختیار کرنا پڑتا ہے اسی لئے باری تعالی نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ دین ودنیا کی کامیابی کیلئے مناسب اسباب اختیار کریں پھر اس پر توکل اور بھروسہ کریں اپنے جائز مقصد کیلئے اسباب اختیار کرنا اور بھاگ دوڑ کرنا نیز اللہ کے بندوں کی ضروریات کیلئے سعی ومحنت ایک محبوب عمل ہے یہ نبی کریم ﷺ سمیت تمام انبیائے کرام

(١) البقرة : ٢٨١ .

علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے، اور علما و صالحین کی خصلت ہے چنانچہ باری تعالی نے سورۂ کہف میں حضرت ذوالقرنین کے بارے میں ارشاد فرمایا :(إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا* فَأَتْبَعَ سَبَبًا)[١]. واقعہ یہ ہیکہ ہم نے اُنہیں زمین میں اقتدار بخشا تھا اور اُنہیں ہر کام کے وسائل عطا کیے تھے سو وہ ایک راستے پر چل پڑے، حضرت ذوالقرنین اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کے ایک خاص اور مقرب بندے تھے جن کو باری تعالی نے علم و حکمت سے نوازا تھا اور قوت وقدرت مال واسباب اور ہر قسم کی نعمتوں سے مالامال فرمایا تھا[٢] چنانچہ انہوں نے اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی ان نعمتوں کی قدردانی فرمائی ان کو بندوں کے فائدے اور ان کی راحت کیلئے استعمال کیا اس کیلئے محنت و مشقت برداشت کی اپنے علم اور تجربہ سے فائدہ اٹھایا پھر اسے دوسروں تک منتقل فرمادیا قرآن کریم نے ان کے واقعے کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:(ثُمَّ أَتْبَعَ سَبَبًا* حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا* قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَى أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا)[٣]. اس کے بعد وہ ایک راستے پر چل پڑے یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑیوں کے درمیان پہنچے تو اُنہیں ان پہاڑوں سے پہلے کچھ لوگ ملے ان کے

---

(١) الكهف : ٨٤- ٨٥ .
(٢) تفسير الرازي : (٤٩٥/٢١) .
(٣) الكهف : ٩٢ - ٩٤ .

بارے میں ایسا لگتا تھا کہ وہ کوئی بات سمجھتے ہی نہیں سواُن لوگوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس زمین میں فساد پھیلانے والے لوگ ہیں تو کیا ہم آپ کو کچھ مال پیش کر سکتے ہیں جس کے بدلے میں آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی دیوار بنادیں قوم کے لوگوں نے ان کے سامنے مال کی پیشکش کی لیکن حضرت ذوالقرنین نے اس کو قبول کرنے کے بجائے تعمیر کے آلات واسباب کے ذریعے ساتھ دینے کا ان کو حکم دیا تاکہ دیوار کی تعمیر مکمل ہوسکے اور ان کو محنت وعمل کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا :(مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا)[1]. اللہ نے مجھے جو اقتدار عطا فرمایا ہے وہی (میرے لئے) بہتر ہے پس تم لوگ قوت کے ذریعے میرا تعاون کرو تو میں تمھارے اور انکے درمیان ایک مضبوط دیوار بنادوں ، بہرحال جب ان کا علم اور تجربہ اور قوم کی محنت ومشقت ایک ساتھ جمع ہوگئی اور سب نے مناسب اسباب اختیار کیا تو انہوں نے مشترکہ کوششوں سے دیوار کی تعمیر شروع کردی باری تعالی نے احسان فرمایا ان کی کوششوں کو کامیاب فرمایا اور قوم کے افراد کو ان کے وطن کو اور بعد میں آنے والی ان کی نسلوں کو امن وامان عطا فرمادیا اور وہ یاجوج ماجوج کے فتنے اور فساد سے ہمیشہ کیلئے محفوظ ہوگئے یاجوج ماجوج کو روکنے میں دیوار کی مضبوطی اور بلندی کو

(١) الكهف : ٩٤ .

قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا ہے :(فَمَا اسْطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا)[1]. چنانچہ وہ دیوار (ایسی بن گئی کہ) یاجوج ماجوج نہ اس پر چڑھنے کی طاقت رکھتے تھے اور نہ اس میں کوئی سوراخ بناسکتے تھے، الحاصل جب مشترکہ اور اجتماعی محنت ہوتی ہے مختلف لوگوں کی مختلف صلاحیتیں اکٹھی ہوتی ہیں اور مناسب اسباب کے ساتھ محنت کی جاتی ہے تواللہ رب العزت کامیابی عطافرمادیتا ہے

اسباب وعمل کی اہمیت کا شعور رکھنے والو! تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سلف صالحین کا یہی معمول تھا کہ وہ خدائے عزوجل کے بندوں کی بھلائی کیلئے پوری کوشش فرماتے اوران کی کامیابی کیلئے اپنی پوری توانائی صرف فرمادیتے اسی لئے اللہ رب العزت نے جب حضرت نوح علیہ السلام کو ایک کشتی بنانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:(وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا)[2]. تم ہماری نگرانی میں اور ہماری وَحْی کے مطابق کشتی بناؤ تو انہوں نے فرمان الٰہی کی تعمیل کی اوراسباب اختیار کرتے ہوئے ایک طویل وعریض کشتی بنائی پھر حضرت نوح علیہ السلام اور مومن بندے اس میں سوار ہوگئے اور تمام جانداروں کا ایک ایک جوڑا بھی اس میں سوار کیا گیا وہ بہت لمبی چوڑی کشتی تھی جو پہاڑوں جیسی موجوں کے درمیان بآسانی چلی جارہی تھی بہرحال اللہ کی رحمت شامل حال رہی اس

---

(١) الكهف : ٩٧ .
(٢) هود : ٣٧ .

طرح وہ لوگ شدید طوفانی موجوں میں محفوظ رہے اسی کو قرآن کریم اس طرح بیان فرمارہاہے: (فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ)[١]. چنانچہ ہم نے اُنہیں اور ان کے ساتھیوں کو بھری ہوئی کشتی میں بچالیا بلاشبہ ان لوگوں کی نجات اور حفاظت اللہ کی رحمت کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی محنت وکوشش کا نتیجہ تھی اسی طرح جب اللہ تعالی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کی تعمیر کا حکم دیا تو وہ فوراً فرمان الہی کی تعمیل میں لگ گئے پھر اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنا ساتھ دینے کا حکم دیا اور اسباب وآلات کے ذریعے تعمیر شروع کردی نبی رحمت ﷺ کا بیان ہے «فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي»[٢]. پس حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے جاتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ کی تعمیر کرتے جاتے تھے باری تعالی نے مثالی باپ اور فرمانبردار بیٹے کی عظیم خدمت کی تعریف فرمائی اور قرآن کریم نے دونوں کے اس پاکیزہ عمل کو ذکر کرکے اسے ہمیشہ کیلئے یادگار بنادیا: (وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)[٣]. اور اس وقت کا تصور کرو جب ابراہیم بیت اللہ کی بنیادیں اٹھارہے تھے اور اسماعیل بھی (ان کے ساتھ شریک تھے، اور دونوں یہ کہتے جاتے تھے کہ) اے ہمارے رب! ہم سے (یہ خدمت)

---

(١) الشعراء: ١١٩.
(٢) البخاري: ٣٣٦٤.
(٣) البقرة: ١٢٧.

قبول فرمالے ۔ بیشک تو ہی، ہر ایک کی سننے والا، ہر ایک کو جاننے والا ہے۔ ایسے ہی جب حضرت موسی عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ تعالی نے اپنے ایک مقرب اور ذی علم بندے سے ملاقات کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے خادم سے فرمایا: (لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا)(١). میں اس وقت تک اپنا سفر جاری رکھوں گا یہاں تک کہ میں دو سمندروں کے سنگم پر نہ پہونچ جاوں ورنہ میں برسوں چلتا رہوں گا بہر حال حضرت موسی عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ کے فرمان کو پورا کرنے کیلئے اسباب وعمل کا سہارا لیا اور علم کیلئے طویل سفر کی مشقت برداشت کی اسی طرح اللہ رب العزت نے حضرت عیسی کی والدہ سیدہ مریم عَلَیْہَا السَّلَام کو بھی سبب اختیار کرنے کا حکم دیا تھا اور ان کی کمزوری اور ضعف کے باوجود ان کو کھجور کے تنے کو حرکت دینے کی تاکید فرمائی(٢): (وَهُزِّي إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَباً جَنِيًّا* فَكُلِي وَاشْرَبِي وَقَرِّي عَيْنًا)(٣). اور کھجور کے تنے کو اپنی طرف حرکت دو اس میں سے پکی ہوئی تازہ کھجوریں تم پر جھڑیں گی پس کھاو اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو

اسباب وعمل کا اہتمام کرنے والو! ہمارے مقتدا سرور کونین ﷺ سراپا رحمت تھے آپ کی مبارک زندگی رحمت وکرم، مخلوق کی نفع رسانی اور جہد وعمل سے لبریز ہے

(١) الكهف : ٦٠.
(٢) تفسير ابن عطية : ٤٣/٣ .
(٣) مريم : ٢٥ — ٢٦ .

جس سے ہم کو علم وہدایت کو عام کرنے کا، مساجد کی تعمیر وآبادی کا پاکیزہ معاشرے کی تشکیل کا اور اسباب وعمل کا سبق ملتا ہے لہذا اہم دین کی راہ میں، مساجد ومدارس کی تعمیر میں اور ملک وقوم کی خوشحالی اور وترقی میں اپنا کردار ادا کریں اپنے جائز مقاصد کو حاصل کرنے میں محنت کریں اور اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے منافع حاصل کرنے میں آگے بڑھیں اور اسباب اختیار کرتے ہوئے اللہ پر توکل کریں نبیٔ کریم ﷺ نے توکل کے ساتھ ساتھ محنت ومشقت اور جفاکشی کی تاکید فرمائی ہے: «احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجَزْ»[1]. اپنی نفع بخش چیزوں کو حاصل کرنے کی جستجو میں رہو اور اللہ سے مدد مانگتے رہو اور پست ہمت نہ بنو، ایک حدیث پاک میں آپ ﷺ نے محنت ومشقت اور جُہد وعمل کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلًا، فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ، فَيَبِيعَ، فَيَكُفَّ اللَّهُ بِهِ وَجْهَهُ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أُعْطِيَ أَمْ مُنِعَ»[2]. یقیناً تم میں سے کوئی رسی لے کر جائے اور لکڑیوں کا گٹھر پشت پر اٹھا کر لائے پھر اسکو فروخت کردے اور یوں اللہ تعالی اس کی آبرو اور عزت نفس بچالے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے،

---

(١) مسلم : ٢٦٦٤.
(٢) البخاري : ٢٣٧٣ .

پھر پتہ نہیں اسکو کچھ دیا بھی جائے یا کہ منع کر دیا جائے، آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو محنت وعمل جفاکشی اور خود اعتمادی کے اسی نہج پر ڈھالا تھا چنانچہ وہ کسی پر بوجھ بننے کے بجائے اپنی زندگی کے مسائل خود حل کرتے اور سستی اور کاہلی کے بجائے اپنی قوت بازو سے حق حلال کماتے پھر اس کمائے ہوئے مال کو اپنی ضروریات اور بچوں کی پرورش پر خرچ کرتے نیز اس کو اللہ کی راہ میں صرف فرماتے سیدنا عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو حضرت سَعد بن الرَّبِیع الانصاری رضی اللہ عنہ نے اپنا نصف مال ان کو ہدیہ کرنا چاہا مگر حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان کی مالی پیشکش کو قبول کرنے سے معذرت کر لی ان کو خیر و برکت کی دعا دی اور ان سے فرمایا آپ مجھے بس بازار کا راستہ بتا دیں پھر بازار جا کر ایک نفع بخش تجارت شروع کی (۱) اور اپنی مخلصانہ کوشش جفاکشی اور توکل سے بہت فائدہ حاصل کیا یا اللہ یا کریم ہم کو جُہد و عمل اور محنت و مشقت کی توفیق عطا فرما ہم سب کو عزم و حوصلہ دے اور اپنی رحمت و عنایت سے نواز دے *** فَاللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ التَّوْفِيقَ وَالسَّدَادَ فِي جَمِيعِ أُمُورِنَا،وَالسَّعَادَةَ فِي دُنْيَانَا وَآخِرَتِنَا، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ

(١) البخاري : ٣٩٣٧ .

أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)[١].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.
أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ میرے عزیز دوستو! جیسا کہ عرض کیا گیا اسباب اختیار کرنا اور دین ودنیا کی کامیابی کیلئے ذرائع اور وسائل کا اختیار کرنا شریعت میں مطلوب ہے باری تعالی نے ہمیں رزق حلال کیلئے جُہد وعمل اور بھاگ دوڑ کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: (هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)[1]. وہ ایسا (منعم) ہے جس نے تمھارے لئے زمین کو مسخر کردیا سو تم اس کے راستوں میں چلو (پھرو) اور اللہ کی عطا کی ہوئی روزی میں سے کھاؤ پیو اور اس بات کو یاد رکھو کہ دوبارہ زندہ ہوکر اسی کے پاس لوٹ کر جانا ہے، یعنی باری تعالی نے زمین کو ہمارے تابع فرمادیاہے اور اس میں ہماری روزی اور ہمارے فائدے کی چیزیں مہیا فرمادی ہیں تاکہ ہم اسباب ووسائل اختیار کریں اور اپنی حلال روزی اور جائز مقصد حاصل کرنے میں بھاگ دوڑ کریں، لہذا ہمیں صبح سویرے بیدار ہو جانا چاہیے اللہ کے ذِکر اور نماز فجر سے اپنے دن کا آغاز کرنا چاہیے پوری چُستی پُھرتی اور محنت ولگن کے ساتھ اپنی

---

(۱) الملك : ١٥ .

ڈیوٹی اور اپنا یومیہ کام انجام دینا چاہیے اللہ پر توکل کرتے ہوئے مکمل امانت ودیانت کے ساتھ اپنی حلال روزی حاصل کرنی چاہیے نیز اپنے بچوں میں بھی یہ پاکیزہ صفات پیدا کرنی چاہیے ان کو علم نافع حاصل کرنے کی ترغیب دینی چاہیے اور جدید ٹیکنالوجی میں مہارت کی تاکید کرنی چاہیے کیونکہ علم آدمی کی کامیابی اور روشن مستقبل کی ضمانت ہے اسی طرح ہمارے معاشرے کے ہر فرد کو پوری محنت ومشقت اور امانت ودیانت کے ساتھ اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے جفاکشی خود اعتمادی اور توکل کے ساتھ حق حلال کمانا چاہیے زندگی کے ہر میدان میں مناسب اور مثبت اسباب اختیار کرنا چاہیے اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال میں مکمل مہارت حاصل کرنی چاہیے تاکہ پوری سرعت اور سہولت کے ساتھ اپنا کام انجام دیا جاسکے اور تھوڑے وقت میں زیادہ نتیجہ حاصل کیا جاسکے اپنے ملک اور قوم کی ترقی اور کامیابی میں روشن کردار ادا کیا جاسکے اور معاشرے کے ہر فرد کو دین ودنیا کی کامیابی اور نیک بختی حاصل ہوسکے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلٰہَ العلمین ہم کو اور ہمارے بچوں کو جفاکشی اور محنت وعمل کی توفیق عطا فرما ان کے اندر کامیابی حاصل کرنے کا عزم وحوصلہ پیدا فرما معاشرے کے تمام افراد کو جفاکشی اور خود اعتمادی کی اور مناسب اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما اور ہم کو دین ودنیا کی کامیابی عطا فرما *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[1]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.** وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.** اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكُلِّ مَنْ بَنَى لَكَ مَسْجِدًا وَلِوَالِدَيْهِ، وَلِكُلِّ مَنْ عَمِلَ فِيهِ صَالِحًا وَإِحْسَانًا، أَوْ وَقَفَ وَقْفًا يَعُودُ بِالْخَيْرِ عَلَى عِبَادِكَ، أَوْ تَنْتَفِعُ بِهِ ذُرِّيَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .